رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

خطبہ نمبر ۲۶

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	۲۸ تبلیغ ۱۳۲۷ ہش	۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۷ ھ	۲۸ فروری ۱۹۴۸ء	نمبر ۴۳

اخبار احمدیہ

کنری ۲۷ فروری۔ مکرم خورشید احمد صاحب نامہ نگار الفضل بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دردِ کمر کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ باقی خاندان میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت ہے۔

اگر امریکہ نے تقسیم فلسطین پر زور دیا تو مشرق وسطی کے تیل سے محروم کر دیا جائیگا (عرب لیگ)

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان لنڈن میں

لنڈن ۲۷ فروری۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان مسٹر محمد علی جنرل سیکرٹری حکومت پاکستان کی معیت میں کل نیو یارک سے لنڈن وارد ہوں گے۔ آپ کی لنڈن میں تشریف آوری کا مقصد معلوم نہیں ہو سکا۔ (رائیٹر)

راجہ غضنفر علی خان کا پنڈت نہرو کو خراج تحسین

لاہور ۲۷ فروری۔ مسٹر غضنفر علی خان وزیر پناہ گزیناں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے نظریہ کی تعریف کی ہے جس میں انہوں نے پاکستان کی مثال دیتے ہوئے ہندوستان سے فرقہ پرستی کو مٹانے کا عہد کیا ہے آپ نے کہا پنڈت نہرو کی تقریر کو ہر صلح پسند شخص خوش آمدید کہتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان سے فرقہ پرستی کو مٹانے کی کوشش کرنے میں پنڈت جواہر لال نہرو کی دیانت اور صدق دلی میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عذر نہیں۔ کہ پاکستان میں بھی فرقہ پرست یا کسی ایسے شخص کے لئے جو دو جماعتوں میں نفرت پھیلانے کا مرتکب ہو کوئی جگہ نہیں ہم نے فرقہ وارانہ لڑائیوں کی ہمیشہ مذمت کی ہے اور میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ جو شخص جنگ کا ذکر کرتا ہے وہ اپنے آپ کو پاگل اور مجرم ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ دو ہمسایہ ملکوں کے درمیان جنگ کی باتیں کرنا پاگلوں کا ہی کام ہے۔ آخر میں آپ نے دونوں مملکتوں کے باشندگان کے لئے صلح اور دوستی سے رہنے کی دعا کی۔ (ا۔پ)

فارم داخلہ پیش کرنیکی تاریخوں میں اضافہ

لاہور ۲۷ فروری۔ انٹرمیڈیٹ بی۔اے۔ بی ایس سی۔ کے امتحانات کے لئے داخلہ کے فارم پیش کرنے کی تاریخوں میں توسیع کر دی گئی ہے۔ جو لیٹ فیس کی صورت میں ۲۵ مارچ ۱۹۴۸ء تک۔ اور ڈبل لیٹ فیس کے ۱۵ مارچ تک ہے۔ (ا۔پ)

جوناگڑھ کا استصواب تماشہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا

سلامتی کونسل میں پاکستان کے ہندوستان پر الزامات

لیک سیکس ۲۶ فروری۔ آج پاکستانی مندوب نے سلامتی کونسل میں بیان کیا۔ کہ جوناگڑھ میں جو استصواب ہوا ہے وہ بے حقیقت ہے۔ اور تماشہ سے زیادہ اس کی حیثیت نہیں۔ آپ نے کہا میں نے ہندوستانی نمائندہ سے ۶ فروری کو کہا تھا۔ کہ استصواب جوناگڑھ کو سلامتی کونسل کے فیصلہ تک روک دیا جائے۔ مگر انہوں نے اس کھیل کو جاری رکھا۔ اور یہ استصواب ایسی حالت ہوا ہے (باقی صفحہ ۸ کالم ۱)

پونچھ کے محاذ پر ایک سکھ جتھہ کا صفایا ——— آزاد فوج کی کامیابی

تراڑکھل ۲۷ فروری۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع کا اعلان مظہر ہے۔ کہ اوڑی سے ۵ میل دور شمال مشرقی جانب ہماری سپاہ سے دشمن کے ایک دستہ کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں دشمن کے ۴۳ آدمیوں کو ضربات آئیں۔ جن میں سے ۱۲ چل بسے۔ پونچھ کے محاذ پر ایک مضبوط سکھ جتھہ پر جس کی پشت پناہ ۱۲۰ ہندوستانی سپاہی تھے گھات سے حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں اس کے ۳۷ آدمی کھیت رہے۔ اور ۲۶ گرفتار کر لئے گئے۔ (ا۔پ)

— لاہور ۲۶ فروری حکومت پاکستان کے تنخواہ کمیشن کے تیسرے ممبر خان بہادر مظفر حسین مقرر کئے گئے ہیں۔ ا۔پ

مشرقی پنجاب کے مسلمان ممبران اسمبلی کو مغربی پنجاب میں جگہ دی جائے۔

لاہور ۲۷ فروری شیخ صادق حسن موجودہ لیڈر مشرقی پنجاب مسلم لیگ پارٹی نے مندرجہ ذیل تار قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کے نام ارسال کیا ہے۔

لیجسلیٹو اسمبلی کے اکثر ممبران جناب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتے ہیں کہ پناہ گزینوں کے مفاد کو اس کوتاہی سے سخت نقصان ہو رہا ہے۔ جو ان کے منتخب شدہ نمائندوں کو مغربی پنجاب اسمبلی میں تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس بارے میں جلد حکم فرمایا جائے۔ خان لیاقت علی خان وزیر اعظم اور راجہ غضنفر علی خان وزیر پناہ گزیناں کو بھی تار کی نقول ارسال کی گئی ہیں۔ (او۔پی۔آئی)

— کراچی ۲۷ فروری۔ حکومت پاکستان نے حفظان صحت کے امور میں حکومت کو مشورہ دینے کے لئے ایک بورڈ قائم کیا ہے۔ (ا۔پ)

نواب سر اللہ بخش ٹوانہ مغربی پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے۔

نواب صاحب مسلم لیگ میں غیر مشروط طور پر شامل ہونے کے لئے تیار ہیں

سرگودہ ۲۷ فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ نواب سر اللہ بخش ٹوانہ نے جو پنجاب کے سابق وزیر اعظم ملک خضر حیات ٹوانہ کے دست راست شمار کئے جاتے ہیں۔ مغربی پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ نواب سر اللہ بخش آجکل مغربی پنجاب کی صوبائی لیگ کے صدر سے خط و کتابت کر رہے ہیں جس میں انہوں نے لیگ میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے وہ مسلم لیگ میں غیر مشروط طور پر شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ (ا۔پ)

لاہور میں سردار محمد ابراہیم کی تقریر

لاہور ۲۷ فروری۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم کل بذریعہ ہوائی جہاز لاہور وارد ہونگے کشمیر مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن اور انجمن عبد الرحمن نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ آپ کا شاندار استقبال کیا جائے۔ قیام لاہور کے دوران سردار محمد ابراہیم ایک تقریر فرمائینگے۔ ا۔پ

پاکستان اور ہندوستان میں بُعد

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ حکومت ہندوستان نے اشیاء برآمد اور درآمد پر محصول عائد کرنے کے لئے پاکستان کو غیر ملک قرار دیا ہے۔ اس فیصلہ کا نفاذ یکم مارچ سے ہوگا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

پاکستان مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم
چوہدری خلیق الزمان کی مساعی

کراچی ۲۷ فروری۔ چوہدری خلیق الزمان نے جنہیں پاکستان مسلم لیگ کی خدمت تفویض کی گئی ہے ایک صحافتی اجلاس میں کہا۔ چونکہ پاکستان مسلم لیگ کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۵ فروری میں مجھے مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم کا کام سونپا ہے۔ اس لئے مجھے ایسے اشخاص کے تعاون کی ضرورت ہے۔ جو صوبوں شہروں اور دیہات میں ابتدائی لیگوں کے تنظیم کے کام میں میرا ہاتھ بٹا سکیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کام کو موجودہ صوبائی صدر اور سیکرٹری نہائت خوش اسلوبی سے نباہ سکتے ہیں۔ لہٰذا میں ان سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سلسلہ میں کامل جدوجہد کریں۔ میں نے ان کی خدمت میں چٹھیاں ارسال کر دی ہیں۔ جن میں ان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ جون ۱۹۴۸ء سے از سر نو تنظیم کا کام مکمل کریں۔ (ا۔پ)

بقیہ صفحہ اوّل

جبکہ ہندوستانی فوجیں وہاں موجود تھیں اور ریاست کی ایڈمنسٹریشن براہ راست حکومت ہند کے ہاتھ میں تھی۔ ایسی صورت میں جب کہ مسلمانوں کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ استصواب رائے کیا معنے رکھتا ہے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ کشمیر کی لڑائی دن بدن طول پکڑتی جارہی ہے۔ اور زیادہ علاقہ فوجوں کی زد میں آرہا ہے۔ نیز پاکستان کی سرحدوں کا خطرہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے

ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر دلاوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ جونا گڑھ کے استصواب کے جملہ انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ اس کے عین وقت پر معرض التوا میں ڈالنا ناممکن تھا۔ نیز اس بات کا بھی علم نہ تھا کہ استصواب رائے کرنے کے لئے سلامتی کونسل نے بھی رسمی طور پر کہا ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر دلاوی نے فرداً فرداً پاکستان کے الزامات کا جواب دیا۔ آخر میں چوہدری صاحب کے ایک اعتراض کے جواب میں مسٹر دلاوی نے کہا میں نے یہ نہیں کہا کہ سلامتی کونسل نے یا اس کے صدر نے استصواب رائے شروع کرانے سے منع کیا تھا۔ بلکہ میں نے یہ کہا ہے۔ کہ سلامتی کونسل کے ذریعہ اس خواہش کا اظہار کیا گیا تھا کہ فیصلہ تک استصواب کو روک دیا جائے۔ آخر میں چوہدری صاحب نے یہ انکشاف کیا کہ جب ہندوستانی فوج ریاست میں داخل ہو رہی تھی۔ تو اسے تمام ان مسلمان افسران کو جو وہاں موجود تھے۔ گرفتار کر لیا۔

۵ بجے شام امروزہ اجلاس ختم ہو گیا۔ اس کے اگلا اجلاس ۵ مارچ کو ہوگا۔

— نئی دہلی ۲۷ فروری۔ مسٹر اٹنگر مارچ کے پہلے ہفتہ میں امریکہ پہنچ جائیں گے۔ (ا۔پ)

برطانوی سفیر کے خلاف مسٹر بیون کا غیظ و غضب

لنڈن ۲۷ فروری۔ آج برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نے جاپان کے برطانوی سفیر کے خلاف دارالعوام میں سخت غیظ و غضب کا اظہار کیا۔ حزب مخالف کے ایک رکن مسٹر ولیم ٹیلنگن نے جو حال ہی میں جاپان سے واپس آئے تھے اس بات پر زور دیا ہے کہ جاپان کے برطانوی سفیر کو متعلقہ امور کے متعلق پوری طرح مطلع رکھنا نہائت ضروری ہے۔ مسٹر بیون نے جواب دیا۔ سفیر محکمہ خارجہ کا ملازم ہوتا ہے۔ اس کا فرض تھا کہ وہ اس بارے میں مجھے پہلے مخاطب کرتا۔ میں اس سے سختی سے باز پرس کرونگا۔ کہ اس نے اپنی مشکلات کو میرے سامنے رکھنے کی بجائے پارلیمنٹ کے ایک ممبر کے سامنے شکایت کے طور پر کیوں بیان کیا (رائیٹر)

اقتصادی بحالی کے لئے چین مزید قرضہ اٹھانے کے لئے تیار ہے

واشنگٹن ۲۷ فروری۔ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جارج مارشل نے آج اس امر کا انکشاف کیا کہ چین نے اپنی کرنسی کو مضبوط بنانے کے لئے مزید قرضہ حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔ یہ قرضہ وہ ۵۷ کروڑ کے اس قرضے سے علاوہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جو وہ مشینری اور دیگر سامان خریدنے کے لئے امریکہ سے لے رہا ہے۔ جارج مارشل نے کہا آجکل کے حالات میں چین کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا سعی لاحاصل کے مترادف ہے (رائیٹر)

پاکستان آسٹریلیا سے کوئلہ اور لوہا خریدنے کا خواہشمند ہے

کس بیرا ۲۷ فروری۔ حکومت پاکستان کے ٹریڈ کمشنر مسٹر اے۔ ڈی اظہر نے آج یہاں اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان اور پاکستان کو اپنے اختلافات کو علد از جلد دور کر دینا چاہیئے۔ اور ملکر بامن زندگی گزارنی چاہیئے مسٹر اظہر عنقریب پاکستان آنے والے ہیں۔ آپ کو غالباً وزارت خزانہ میں سیکرٹری مقرر کیا جائے گا۔ آپ نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ پاکستان آسٹریلیا سے ہر قسم کی مشینری کوئلہ لوہا اون اور دیگر ادنی سامان خریدنا چاہتا ہے۔ مسٹر اظہر نے زور دیا کہ آسٹریلیا کو محض گوری آبادی کے لئے مخصوص سمجھنا ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں آسٹریلیا کی یہ پالیسی گورے اور کالے کی تمیز پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ اقتصادی برتری اس کا اصل باعث ہے۔ آپ نے آسٹریلیا میں آکر آباد ہونے کے بارے میں کوٹا سسٹم کو رواج دینے کی سفارش کی نیز یہ بھی وضاحت فرمائی۔ کہ پاکستان وسیع پیمانے پر نقل مکانی میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ (رائیٹر)

یروشلم کے عبرانی دارالعلوم سے یہودیوں نے عرب آماجگاہ پر گولیاں برسائیں

یروشلم ۲۶ فروری۔ عبرانی دارالعلوم اور بڑے ہسپتال کے نواح میں عربوں اور یہودیوں میں سخت لڑائی ہوئی۔ دو عرب مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے۔ یہودیوں کی اطلاع کے مطابق آٹھ یہودی زخمی ہوئے۔ پولیس ہیڈکوارٹرز کی رپورٹ ہے۔ کہ یہودیوں نے دارالعلوم اور ہسپتال پر سے عربوں کی آماجگاہ وادی جوزن پر فائر کئے۔ وادی جوزان میں پانچ مکانوں کو یہودی مارٹروں نے نقصان پہونچایا۔ چار گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی۔ حکومت فلسطین نے ایک سرکاری بیان میں بتایا ہے۔ کہ یہودی ایجنسی نے بازار بن یہودا کے واقعہ کا جو قبل از تحقیقات جو الزام برطانوی فوج پر لگایا تھا۔ وہ بالکل بے بنیاد ثابت ہوا ہے۔ یہودی ایجنسی نے جو تحقیقات شروع کی ہے اس پر نقطہ چینی کرتے ہوئے حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ تحقیقات کرنے کا صرف فلسطین کی حکومت کو ہی حق حاصل ہے۔ چنانچہ ایجنسی تحقیقات میں تعاون سے گریز کرتی ہے۔ اس لئے تحقیقات میں روکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں۔ (رائیٹر)

— ٹرانسوال ۲۷ فروری۔ ہندوستانی یونین کے صدر کو چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔

خان عبد الغفار کا بیان

کراچی ۲۷ فروری خان عبد الغفار پاکستان پارلیمنٹ اور دستور ساز اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کہ میں سرخپوشوں کے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں ہیں اسمبلی میں ان کے ازالہ کی کوشش کرونگا پٹھانستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اسے بھی غلط سمجھا گیا ہے۔ ہم پاکستان سے الگ کوئی ملک نہیں چاہتے۔ بلکہ ایسا ملک چاہتے ہیں۔ جو پاکستان کے ہی ماتحت ہو۔ مگر پٹھانوں کو اس میں اقتدار حاصل ہو۔ آپ نے اس امر کا انکار کیا کہ اس تحریک سے فقیر ایپی کا کسی قسم کا تعلق ہے۔ (ا۔پ)

ایم۔اے کا امتحان

لاہور ۲۷ فروری۔ پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ ایم۔اے کے جو طلباء پچھلے سال جون یا نومبر کے امتحانات میں کسی ایک یا ایک سے زیادہ پرچوں میں کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ اب وہ صرف انہی پرچوں کا امتحان دے کر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ امتحان مئی ۱۹۴۸ء میں منعقد ہوگا۔

— کراچی ۲۷ فروری۔ حکومت پاکستان اور حکومت نیدر لینڈ نے تعلقات بڑھانے کے لئے سفراء کے تبادلہ کا فیصلہ کیا ہے (ا۔پ)

تاریخی اہمیت کی اشیاء پاکستان سے باہر نہیں لے جائی جاسکتیں

کراچی ۲۷ فروری۔ حکومت سندھ نے ایک پریس نوٹ میں تمام تارکان وطن کو تنبیہ کی ہے کہ وہ اپنے ساتھ قدیمی دستاویز تصاویر تاریخی مسودے اور صنعت کے وہ نادر نمونے جن کو تاریخی اہمیت حاصل ہے پاکستان سے باہر نہ لے جائیں۔ ان چیزوں کی برآمد امپورٹ کونٹرولز ایکسپورٹ ایکٹ کے ماتحت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ صرف محکمہ آثار قدیمہ کی اجازت سے یہ چیزیں باہر لائی جاسکتی ہیں۔ پریس نوٹ میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ (ا۔پ)

گندم چاول اور چنے کی تجارت کو حکومت نے جزوی طور پر سنبھال لیا

لاہور ۲۷ فروری۔ مغربی پنجاب کی حکومت آئندہ فصل گندم کی فراہمی پر صوبائی ریزرو کی تمام گندم خریدنا چاہتی ہے۔ نیز سرگودہا اور میانوالی کے فالتو مقدار پیدا کرنے والے اضلاع میں چنے کے ذخیرے بھی حاصل کئے جائیں گے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ان اقدامات سے صوبے میں چنے اور دوسرے اناجوں کے نرخ درست طور پر قائم رہیں گے۔ حکومت نے گندم اور چاول کی تمام تجارت کو جزوی طور پر سنبھال لیا ہے۔ اس لئے کلیئرنگ ایجنٹس۔ کمیشن ایجنٹس وغیرہ ایسی تمام ایجنسیاں ختم کردی گئی ہیں۔ (ا۔پ)

سرکاری اخراجات میں بچت

لاہور ۲۷ فروری۔ سرکاری اخراجات میں بچت پیدا کرنے کے لئے مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم نومبر ۱۹۴۳ء سے عارضی طور پر سفر خرچ کے الاؤنس میں جو رعائتیں منظور ہوئی ہیں۔ انہیں ۲۹ فروری ۱۹۴۸ء سے آگے توسیع نہ دی جائے۔ البتہ حسب ذیل تین رعائتوں کو مزید ایک سال کے لئے قائم رکھا گیا ہے۔ (۱) گریڈ ۱۲ کے سرکاری ملازم روزانہ الاؤنس اضافہ شدہ شرح پر حاصل کرتے رہیں گے (۲) گریڈ ۹ سے ۴ تک کے سرکاری ملازم موٹر کار کے ذریعہ سفر کا الاؤنس چھ آنے فی میل کے حساب سے لیں گے۔ (۳) ایسے سرکاری ملازم جن کے لئے گھوڑا رکھنا ضروری ہو۔ ان کے مقررہ الاؤنس یا گھوڑا الاؤنس میں منظور شدہ اضافہ جاری رہے گا۔

برطانیہ سے کوئلہ کی برآمد

لنڈن ۲۷ فروری۔ کل دارالعوام میں اس بات کا ذکر کیا گیا۔ کہ برطانیہ ملکی ضروریات سے بچا ہوا سولہ لاکھ ٹن کوئلہ امسال باہر بھیج سکتا ہے۔ (رائیٹر)

ریل گاڑی کا حادثہ

نزواده ۲۷ فروری۔ ریاست حیدرآباد میں نزوادہ سے ۲۵ میل دور ایک مال گاڑی کے پٹڑی سے اتر جانے کی وجہ سے انجن اور ۴ ڈبے الٹ گئے۔ ڈرائیور اور ایک فائرمین اسی وقت ہلاک ہو گئے۔ (ا۔پ)

خطبہ جمعہ نمبر ۵

جو لوگ موت سے نہیں ڈرتے وہ ہمیشہ زندہ رکھے جاتے ہیں

اگر تم آنے والی آفات اور بلاؤں سے بچنا چاہتے ہو تو اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو!

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۴۸ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

ہندوستان پر جو مصیبت آئی ہے۔ خصوصاً مسلمانوں پر وہ ایسی نہیں ہے۔ کہ اس کو کوئی سمجھدار انسان بھلا سکے۔ ہندوؤں کی حالت مسلمانوں سے الگ ہے اول تو ہندو اتنا مارا نہیں گیا۔ جتنا مسلمان مارا گیا ہے پھر ہندوؤں اور سکھوں میں اتنا اغوا نہیں ہوا۔ جتنا مسلمانوں میں ہوا ہے۔ پھر ہندوؤں اور سکھوں کی اتنی جائیدادیں تباہ نہیں ہوئیں۔ جتنی مسلمانوں کی تباہ ہوئی ہیں۔ ہندوؤں کی جائیداد زیادہ تر روپیہ کی شکل میں تھی۔ جسے وہ نکال کر لے گئے۔ سکھوں کی بے شک زمین تھی۔ اور زمینداری کے لحاظ سے ان کا نقصان بھی ہوا۔ مگر وہ ہندوؤں کا صرف ایک ٹکڑا تھے۔ اور مسلمان

بحیثیت مجموعی

تباہ ہوئے۔ اس لئے غیر مسلموں کا نقصان کم تھا۔ پھر مالدار ہونے کی وجہ سے اب وہ مغربی پنجاب میں پھر واپس آ رہے ہیں۔ اور ان کی جائدادیں انہیں مل رہی ہیں۔ مگر مسلمانوں کی جائیدادیں واپس کرنے میں لیت و لعل کیا جا رہا ہے۔ اور اس میں قسم قسم کی روکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ قادیان ہی کو لو۔ وہاں کے لوگ جانا چاہتے ہیں۔ مگر حکومت اب تک جواب ہی دینے میں نہیں آتی۔ دنیا کی تاریخ میں اتنے لوگوں کی جبری ہجرت کا آج تک کوئی نمونہ نہیں ملتا زیادہ سے زیادہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ یا دو تین لاکھ لوگوں کی ہجرت کا ثبوت ملتا ہے۔ بڑی سے بڑی مثال ٹرکی اور یونان کی ہجرت کی ہے۔ مگر اس میں بھی ہجرت کرنے والوں کی مجموعی تعداد بیس لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں صرف پنجاب کی ہجرت ایک کروڑ افراد کی ہے اور باقی علاقے اس کے علاوہ ہیں۔ اگر سارے ہندوستان کی مجموعی تعداد دیکھی جائے۔ تو ڈیڑھ کروڑ افراد تک یہ تعداد پہنچ جاتی ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ اتنی بڑی مصیبت کے باوجود

مسلمانوں کی سستی

ابھی دور نہیں ہوئی۔ وہ ابھی اسی طرح غفلت سے اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں جس طرح اس حادثہ سے پہلے زندگی بسر کرتے تھے۔ ان میں یہ حس ہی نہیں کہ خدا نے انہیں جو چوٹ لگائی ہے۔ اس کے بعد انہیں اپنی زندگی بدل لینی چاہیئے۔ اور اپنے اندر ایک نیک اور پاک تغیر پیدا کرنا چاہیئے۔ دنیا کے اور ملک بھی ہیں مگر ان میں سے کسی ملک کے لوگوں میں بھی اتنی سستی اور غفلت نہیں پائی جاتی جتنی مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ اور ان میں سے ہر شخص سمجھتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی مفید طور پر بسر کرنی ہے۔ اور ان میں سے ہر شخص کوشش کرتا ہے کہ اس کا وجود لوگوں کے لئے نفع رساں ہو۔ مگر ہم میں سے ہر شخص اسی طرح زندگی بسر کرتا ہے جس طرح دریا میں ایک تنکا یا لکڑی پھینک دی جائے۔ تو وہ ہوا کے زور سے کبھی ادھر چلی جاتی اور کبھی ادھر چلی جاتی ہے۔ کبھی دریا کے کنارے پر آ لگتی ہے اور کبھی اس کی لہروں میں غائب ہو جاتی ہے نہ ان میں عقل ہے نہ خرد ہے نہ محنت سے کام کرنے کی عادت ہے نہ وہ تعلیم [illegible] کرتے ہیں نہ عمدگی اور نفاست سے کام سرانجام دیتے ہیں نہ

کوشش اور جدوجہد

سے کام لیتے ہیں۔ سستی اور غفلت اور نحوست ان کے ہر کام میں نظر آ رہی ہے اور وہ اپنی زندگی اس طرح گزار رہے ہیں جس طرح کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ پھر اس بے حیائی کو دیکھو کہ مسلمان اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اپنی جائیدادوں سے بیدخل کئے گئے۔ اپنے مال و املاک سے محروم کئے گئے مگر یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود وہ اس تلخ گھونٹ کو پی کر خاموش ہو گئے ہیں۔ اور اب ان کے دلوں میں یہ غیرت بھی پیدا نہیں ہوتی۔ کہ وہ پھر اپنی جائیدادوں کو حاصل کریں اور پھر اپنے وطنوں کو واپس لوٹیں۔ یورپ میں کسی قوم کا اگر ایک آدمی بھی مارا جائے تو سارے ملک میں اس وقت تک آگ لگی رہتی ہے۔ جب تک اس کا بدلہ نہ لے لیا جائے بے شک اسلام ہمیں اس بات سے روکتا ہے۔ کہ ہم کسی پر ظلم کریں۔ وہ ہدایت دیتا ہے کہ کبھی کسی پر ظلم نہ کرو وہ ظالمانہ بدلہ سے بھی منع کرتا ہے۔ مگر وہ

حقیقی بدلہ

لینے سے نہیں روکتا کیونکہ حقیقی بدلہ نہ لینا بے غیرتی اور بے حیائی ہوتی ہے۔ مگر مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ جہاں سے ان کو کسی نے نکالا وہاں سے وہ السلام علیکم کہہ کر اور اپنے گھر بار چھوڑ کر چلے آئے۔ اس سے زیادہ بے حیائی اور بے غیرتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ چاہیئے تھا کہ مسلمانوں کے اندر ایک آگ لگ جاتی۔ اور وہ تہیہ کر لیتے کہ ہم نے پھر اپنے وطنوں کو واپس جانا ہے۔ پھر اپنے ملک میں عزت اور آبرو کا مقام حاصل کرنا ہے۔ اور اس غرض کے لئے وہ اپنے اندر طاقت اور قوت پیدا کرتے اور اپنے آپ کو منظم کرنے کی کوشش کرتے۔ اور اس طرح پنجاب کا ابتلاء ان کی بیداری کا موجب ہو جاتا۔ بلکہ سب دنیا کے مسلمانوں کی بیداری کا موجب ہو جاتا۔ مگر ہوا یہ کہ دوسرے ممالک میں [illegible] ہونا تھا خود پنجاب کے مسلمانوں میں بھی بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ جو کچھ ہم نے پنجاب میں دیکھا ہے وہ تو یہ ہے کہ اپنی جائیدادیں کھو لینے کے بعد مسلمان

بھک منگے اور فقیر

بن گئے ہیں۔ حکومت کے ماتحت حکام نے مجھے بتایا ہے کہ مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ ان کو ایک مقام پر پہنچایا جاتا ہے۔ ان کے لئے غلہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ہندو جو برتن وغیرہ چھوڑ گئے ہیں۔ ان میں سے برتن ان کو دیئے جاتے ہیں کپڑے ان کو دیئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ان کو ہر طرح آرام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر تیسرے چوتھے دن رات کے وقت وہ اچانک سب سامان لے کر بھاگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ یہ زمین ہمیں پسند نہیں۔ پھر بیس پچیس میل کے فاصلے پر کسی دوسرے مقام پر ڈیرہ لگا لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم مہاجر ہیں۔ اور مشرقی پنجاب سے لٹے ہوئے آئے ہیں۔ پھر انہیں زمین دے دی جاتی ہے۔ جب زمین ملتی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم کھائیں کہاں سے۔ پھر ان کو غلہ دیا جاتا ہے غلہ مل جائے۔ تو کہتے ہیں۔ اب ہم پکائیں کس طرح؟ برتن تو ہمارے پاس ہے نہیں۔ اس پر انہیں برتن دیئے جاتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں۔ ہمارے پاس کپڑا کوئی نہیں چنانچہ انہیں کپڑے بھی دیئے جاتے ہیں۔ مگر پھر ۳۔۴ دن کے بعد وہ تمام چیزیں سمیٹ کر وہاں سے بھی بھاگ جاتے اور کسی اور مقام پر برتن اور کپڑے لینے کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ گویا بجائے اس کے کہ اس مصیبت کے بعد ان میں

قوت عملیہ

پیدا ہوتی۔ بجائے اس کے کہ ان میں کوئی نیک تغیر پیدا ہوتا۔ وہ فقیر اور بھک منگے بن گئے ہیں۔ اور تھوڑی بہت غیرت جو ان میں باقی تھی۔ وہ بھی جاتی رہی ہے یہ مسلمانوں کی بدقسمتی اور ان کی تباہی کی کتنی بڑی علامت ہے۔ کہ جب خدا کی طرف سے ان کو مار پڑی تب بھی ان کو ہوش نہ آیا۔ اور جب خدا نے ان پر فضل نازل کیا۔ اور ان کی مصیبتوں اور بلاؤں کو ہٹایا۔ تب بھی ان کو ہوش نہ آیا۔ دنیا میں سمجھانے کے دو ہی طریق ہوا کرتے ہیں۔ یا تو کوئی شخص پیار سے سمجھاتا ہے۔ یا سزا اور تعذیب سے سمجھاتا ہے۔ مگر مسلمان نہ پیار سے سمجھتا ہے نہ مار اور عذاب سے سمجھے۔ ایسے لوگوں کو سوائے تباہی کے اور حاصل ہی کیا ہو سکتا ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو یا تو مسلمان شدھ ہو کر ہندو بن جائیں گے۔ اور یا پھر قتل کر دیئے جائیں گے۔ شدھ ہونے کی حالت میں ان کی جانیں بے شک بچ جائیں گی مگر

چوڑھوں اور چماروں

کا کام ان کے سپرد ہو جائے گا۔ کیونکہ چوڑھوں اور چماروں میں اب بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنی پہلی حالت کو ترک کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کے لئے دو ہی صورتیں ہیں۔ جن میں غیرت ہوگی وہ تو مارے جائیں گے۔ اور ان کی عورتیں اور بچے بھی اغوا کر لئے جائیں گے۔ اور جن میں غیرت نہیں ہوگی۔ اور ایمان کے لحاظ سے کمزور ہوں گے وہ چوڑھوں اور چماروں اور مراثیوں کی جگہ کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ کہ اب تم یہ کام کرو۔ کیونکہ یہ قومیں اب بیدار ہو چکی ہیں۔ اس کے سوا مجھے اور کوئی مستقبل مسلمانوں کا نظر نہیں آتا۔ مگر مسلمان ہے۔ کہ اپنی موجودہ [illegible] پر بالکل مطمئن بیٹھا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ جب کوئی [illegible] کا وقت آیا۔ تو خدا خود سب کام کرے گا [illegible] پاؤں ہلانے یا اپنے لئے کوئی تدبیر سوچنے کی [illegible] حالانکہ خدا نے اگر اس رنگ میں ان کی مدد کرنی ہوتی تو پہلے کیوں نہ کر دیتا۔ پچھلے دنوں

پانچ چھ لاکھ مسلمان

مارا گیا ہے۔ اور ساٹھ ستر ہزار مسلمان عورتیں اس وقت بھی ہندوؤں اور سکھوں کے قبضہ میں ہیں۔ اصل میں تو یہ تعداد ایک لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ مگر اب بھی ستر ہزار کے قریب مسلمان عورتیں سکھوں کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہ ان سے بدکاریاں کر رہے ہیں مگر مسلمان ہیں۔ کہ آرام سے بیٹھے ہیں۔ اور کبھی ایک جگہ بھیک مانگتے چلے جاتے ہیں۔ اور کبھی دوسری جگہ بھیک مانگتے چلے جاتے ہیں۔ اُن کو ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ کہ آخر یہ ہوا کیا ہے۔ کسی کی بیوی سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ کسی کی بہن سکھوں کے قبضہ میں ہے کسی کی ماں سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ اور وہ دن رات سکھوں سے بدکاریاں کروا رہی ہیں۔ مگر یہ بے شرم آرام سے کبھی اِدھر چلے جاتے ہیں۔ اور کبھی اُدھر چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر ان میں ایک

ذرہ بھر بھی غیرت

ہوتی۔ تو جب تک یہ اپنی اس ہتک کا ازالہ نہ کر لیتے اُس وقت تک سانس لینا بھی انہیں دوبھر ہوتا۔ ان کا فرض تھا۔ کہ خواہ صلح سے ملتا یا جنگ سے وہ اپنا علاقہ لینے کی کوشش کرتے اور سانس نہ لیتے۔ جبتک اپنی کھوئی ہوئی عزت حاصل نہ کرتے۔ گو ہندو اپنی جگہ واپس لینے کو پاکستان آ رہا ہے۔ مگر مسلمان سو رہا ہے۔ وہ اِدھر اُدھر بھیک مانگتا پھرتا ہے۔ وہ اپنی اوصالی ہوئی بیوی یا بہن یا لڑکی کو بھول چکا ہے اور اس کی نظر سکھوں کے چھوڑے ہوئے مربعوں پر ہے یا ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی دکانوں پر۔ اس بے غیرت کا دنیا میں کوئی مقام نہیں۔ ایسا انسان زندہ رہنے کے قابل نہیں۔ مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب تک ان میں غیرت پیدا نہیں ہوگی۔ جب تک وہ محنت کی عادت اپنے اندر پیدا نہیں کریں گے۔ نہ

خدا کی مدد

انہیں حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ دُنیا میں کوئی عزت کا مقام وہ حاصل کر سکتے ہیں۔ آخر خدا نے ہر چیز کے حصول کے لئے کچھ رستے مقرر کئے ہیں۔ جب تک کوئی شخص اُن رستوں کو اختیار نہیں کرتا۔ اُس وقت تک اُسے کبھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ نے روٹی پکانے کے لئے یہ قانون مقرر کیا ہے۔ کہ پسے ہوئے آٹے میں پانی ملا کر اُسے گوندھا جائے۔ پھر چولہے میں آگ جلائی جائے۔ چولہے پر توا رکھا جائے۔ اور پھر گندھے ہوئے آٹے سے روٹی تیار کی جائے۔ اگر کوئی شخص اِس طریق کو اختیار نہیں کرتا۔ اور سارا دن آٹے پر ڈنڈے مارتا رہتا ہے۔ تو وہ کبھی بھی روٹی تیار نہیں کر سکتا۔ جسطرح سارا دن اگر کوئی شخص نکما بیٹھا رہے۔ تو روٹی تیار نہیں ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص سارا دن آٹے پر ڈنڈے مارتا رہے اور غلط قسم کی محنت کرتا رہے۔ تب بھی روٹی تیار نہیں ہوگی۔ کیونکہ روٹی کے لئے خدا تعالیٰ نے جو قانون مقرر کیا ہے۔ اُس کو نہ اس نے اختیار کیا ہے نہ اُس نے اسی طرح خدا تعالیٰ نے کپڑے سینے کے لئے جو اُصول مقرر فرمائے ہیں۔ جب تک کوئی شخص اُن اُصول کو اختیار نہیں کرے گا۔ اور اُن

اُصول کے مطابق

محنت نہیں کرے گا۔ وہ کبھی کپڑا نہیں سی سکے گا۔ خدا نے کپڑا سینے کیلئے یہ اُصول مقرر فرمایا ہے۔ کہ سوئی میں تاگا ڈالا جائے۔ اور پھر سوئی سے سلائی کی جائے۔ جو شخص سوئی ہاتھ میں نہیں پکڑتا۔ یا مشین سے کام نہیں لیتا وہ کبھی بھی کپڑا نہیں سی سکتا۔ جس طرح مادی دُنیا میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے قانون جاری کئے ہیں۔ اِسی طرح دنیا کی حالت اور دین کی حالت سدھارنے کیلئے بھی خدا تعالیٰ نے کچھ قانون مقرر فرمائے ہیں۔ اُن قانونوں کی پابندی کرنے کے بعد ہی انسان کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو شخص اُن قانونوں کی پابندی نہیں کرتا۔ وہ سوائے ندامت اور ناکامی کے اور کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ میں نے دیکھا ہے۔ وہ لوگ جن کو مسلمان وحشی کہتے ہیں۔ وہ بھی اس بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ کہ زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیئے۔ اور کامیابی کن اصول پر چل کر حاصل ہوتی ہے۔ مگر مسلمان اُس

وحشی قوم

کے افراد کے برابر بھی اِس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔ قادیان میں میں جب بھی سیر کے لئے جاتا۔ اور راستہ میں کھیتیاں آتیں۔ تو میں فوراً سمجھ جاتا۔ کہ یہ سکھ زمیندار کی کھیتی ہے۔ اور یہ مسلمان زمیندار کی کھیتی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سکھ کی فصل تو یہاں یہاں تک ہوتی (حضور نے سینہ کی طرف اشارہ کیا) اور مسلمان کی فصل یہاں تک ہوتی۔ (حضور نے کمر پر ہاتھ لگایا) اس امتیاز کی وجہ سے بغیر اس علم کے یہ سکھ کی کھیتی ہے یا مسلمان کی۔ میں فوراً سمجھ جاتا تھا۔ کہ دونوں میں سے یہ کس کی کھیتی ہے۔

درجنوں دفعہ

ایسا ہوا ہے۔ کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ یہ سکھ کی فصل معلوم ہوتی ہے۔ اور جب آدمی بھجوا کر پتہ کروایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ واقعہ میں وہ سکھ کی ہے۔ حالانکہ زمین وہی ہوتی ہے۔ پانی وہی ہوتا ہے۔ بیج وہی ہوتا ہے۔ مگر ایک کی فصل اچھی ہوتی ہے۔ اور دوسرے کی ناقص۔ مسلمان کہتے ہیں۔ کہ ملیریا نے ہمیں مار لیا مگر سوال یہ ہے۔ کہ ملیریا سکھ کو کیوں نہیں مارتا۔ اسی لئے کہ وہ خود نہیں مرتا۔ اور جو شخص پہلے ہی مرنے کے لئے تیار ہو۔ اُسے ملیریا بھی مار لیتا ہے۔ ہیضہ بھی مار لیتا ہے ٹائیفائڈ بھی مار لیتا ہے۔ مگر جو آپ مرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ اُسے کوئی بھی مارنے کی طاقت نہیں رکھتا جس شخص کی حالت یہ ہو۔ کہ وہ پہلے ہی اپنے آپ کو نیچا کر دیتا۔ اور زمین پر گرا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں ختم ہو گیا۔ اُس کی خدا کیوں مدد کرے۔ جو شخص اپنے آپ پر بدظنی کرتا۔ اور اپنی قابلیتوں کو کھو دیتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کی کبھی مدد نہیں کرتا۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ

ہماری جماعت

نے بھی اس معاملہ میں اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ انیس بیس کا فرق ہو۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ جہاں تک محنت کا سوال ہے۔ جہاں تک کوشش اور ہمت کا سوال ہے جہاں تک کام کرنے کی روح کا سوال ہے۔ ہمیں اِن میں اور اُن میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ تم شیشے اپنے سامنے رکھ کر دیکھ لو۔ سارے کے سارے مُردار معلوم ہوتے ہو۔ اِسکے مقابلہ میں سکھوں کی شکلیں دیکھ لو۔ اُن کے قد بلند ہیں اُن کے جسم مضبوط ہیں۔ اُن کی شکلوں سے رُعب ٹپکتا ہے۔ اُن کے اندر طاقت اور قوت زیادہ ہے۔ آخر تم میں اور اُن میں یہ فرق کیوں ہے۔ وہی زمین اُن کے پاس ہے جو تمہارے پاس ہے۔ وہی خوراک وہ کھاتے ہیں۔ جو تم کھاتے ہو۔ وہی سامان اُن کے پاس ہے جو تمہارے پاس ہے۔ پھر یہ فرق کیوں ہے۔ یہ فرق اِسی لئے ہے۔ کہ سکھ محنت کے عادی ہیں۔ کام کرتے ہیں تو پوری دیانتداری کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور چونکہ اُن کے جسم محنت اور مشقت کرنے کے عادی ہیں اُن کے پیٹ میں جب روٹی جاتی ہے۔ تو اچھی طرح ہضم ہوتی اور اچھا خون پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح وقت پر اور صحیح طور پر کام کرنے کے نتیجہ میں اُن کے اور کاموں میں بھی

نمایاں فرق

نظر آتا ہے۔ پھر جب لڑائی ہوتی ہے۔ تو لڑائی میں بھی وہ مسلمانوں کو مار لیتے ہیں۔ مشرقی پنجاب میں مسلمان چوالیس فیصدی تھے۔ اور سکھ چھبیس ۲۶ فیصدی۔ مگر چوالیس فیصدی مسلمان چھبیس ۲۶ فیصدی سکھ کے مقابلہ میں اِس طرح بھاگا ہے۔ کہ جس طرح دھواں دیکھتے ہی دیکھتے انسانی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح چند دنوں میں سارا مشرقی پنجاب مسلمانوں سے خالی ہو گیا بٹالہ جیسا شہر جس میں ساٹھ ہزار مسلمان تھے ہم نے اُن سے بتیرا کہا۔ کہ ایک طرف تم ڈٹے رہو۔ اور دوسری طرف ہم قادیان میں ڈٹے رہتے ہیں۔ سکھ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ مگر ساٹھ ہزار کا شہر دو گھنٹہ کے اندر اندر خالی ہو گیا۔ اور سارے مسلمان شہر چھوڑ کر بھاگ گئے حالانکہ بٹالہ میں صرف چند سو سکھ تھے۔ اور اسّی فیصدی مسلمان مگر

اسّی فیصدی مسلمان

کے چند سو سکھ سے ڈر کر اوسان خطا ہو گئے۔ یہ ڈر آخر کیوں پیدا ہوا۔ اِسی لئے کہ سکھوں کی شکلیں ہی ہیبتناک ہوتی ہیں۔ اور وہ ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان کی شکل سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پوستی اور منحوس ہے۔ اور خدا کی لعنت اُس پر برس رہی ہے۔ سکھ کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس میں ہمت ہے طاقت ہے ہوشیاری ہے چالاکی ہے۔ کام کرنے کی روح ہے۔ مشکلات پر غلبہ پانے کی اُس میں طاقت ہے۔ لیکن مسلمان جب اپنے گھر سے نکلتا ہے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس کی ماں مر گئی ہے۔ یا ابھی اپنی بیٹی کو دفن کر کے آیا ہے۔ اُس کے چہرے پر نحوست اور افسردگی اور غم کی کیفیات ہوتی ہیں۔ اُس کی کمر ٹیڑھی ہو رہی ہوتی ہے۔ مُردنی اُس پر چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ کھانا کھاتا ہے تو اُسے ہضم نہیں ہوتا۔ اور ڈکار مارتا رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ اِس کے اور کیا ہوتی ہے۔ کہ وہ کام نہیں کرتا۔ اور پھر یہ امید رکھتا ہے۔ کہ جب میرا اور دوسری قوموں کا مقابلہ ہو۔ تو میں کامیاب ہو جاؤں۔ مگر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے قانون مقرر کئے ہیں اُن کی پابندی کرنے والے لوگ ہی کامیاب ہونگے۔

خلاف ورزی کرنیوالے

کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اس امر کو جانے دو۔ کہ مسلمان ایک نبی کے مخالف ہیں اور چونکہ خدا اُن سے ناراض ہے۔ اسلئے اُن پر تباہی آ رہی ہے۔ میں احمدیوں سے کہتا ہوں۔ کہ آخر تم کو کیا ہو گیا ہے۔ اور تم نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے اندر کونسی تبدیلی پیدا کی ہے۔ کونسا تغیّر ہے جو تم میں پیدا ہوا ہے چند عقائد بیشک تم نے مان لئے ہیں۔ مگر عقائد سے کیا بنتا ہے۔ جب تک تم اپنی زندگیوں میں تغیر پیدا نہیں کرتے۔ جب تک تم قربانی اور ایثار اور خدا تعالیٰ پر توکل کا مادہ اپنے اندر پیدا نہیں کرتے۔ اُس وقت تک اگر تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ تم نے احمدیت کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر لی ہے۔ تو تم سے زیادہ غلطی خوردہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

مومن کی حالت

تو یہ ہوتی ہے۔ کہ دُشمن اُسے مارتا چلا جاتا ہے۔ مگر وہ پھر بھی یہی کہتا ہے۔ کہ میں نے نہیں مرنا۔ کیونکہ میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ آخر یہ یقین اُسے غالب کر دیتا ہے۔ اور دُشمن بھی حیران ہو کر کہتا ہے۔ کہ نہ معلوم یہ کیا بلا ہے کہ مارنے کے باوجود نہیں مرتا۔ اور پہلے سے بھی زیادہ ابھرتا چلا جاتا ہے۔ تم لوگوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اتنی بڑی مصیبت اور بلا کے بعد تمہاری زندگیوں میں کونسا تغیّر پیدا ہوا ہے۔ تم اپنے اندر محنت کی عادت پیدا کرو۔ کام کو وقت پر اور صحیح طور پر سرانجام دو۔ ایک ایک منٹ بجائے گپوں میں ضائع کرنے کے مفید کاموں میں صرف کرو۔ اور رات کو تم اُس وقت تک سوؤ نہیں جب تک تم اِس امر کا جائزہ نہ لے لو۔ کہ تم نے دن بھر میں کیا کیا ہے۔ تمہیں کیا کیا کام کرنا چاہیئے تھا۔ اور تم نے کیا کچھ کیا کام سے ہی انسان ترقی کیا کرتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ کام سے دوسروں کا فائدہ ہوتا ہے۔ حالانکہ دوسروں کا ہی نہیں۔ انسان کا اپنا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ یہاں ناصر آباد آنے میں گو میری ذاتی غرض بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ میری یہاں زمینیں ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ یہاں بھی سستی سے کام ہو رہا ہے۔ اور چونکہ مسلمانوں کو سست رہنے کی عادت ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُن سے نماز بھی وقت پر نہیں پڑھی جاتی۔ وہ ٹھیک طرح اپنے بیوی بچوں کی

خبر گیری

بھی نہیں کرتے۔ وہ اپنے کپڑوں کی صفائی کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ آخر اِس میں کون سی مشکل ہے۔ کہ کپڑوں کو صاف رکھا جائے۔ مگر مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ ایک سکھ کے کپڑے صاف ہوں گے۔ مگر مسلمان کے کپڑے صاف نہیں ہوں گے۔ اِس کے کپڑے جب تک پھٹ کر دھجیاں نہ ہو جائیں۔ یہ اُن کو دھونا پسند نہیں کرتا۔ حالانکہ زندہ رہنے والی قومیں ظاہری صفائی کا بھی ایک حد تک خیال

دکھا کرتی ہیں۔ مکہ میں جولاکھوں کا شہر ہے۔ اب تک یہ رواج پایا جاتا ہے۔ کہ روزانہ رات کو سوتے وقت بیوی میاں اپنے دن کے کپڑے اُتار دیتے اور صبح دھو کر پہنتے ہیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ جس شخص کو یہ فکر ہوگا۔ کہ میں صبح دھوئے ہوئے کپڑے پہنے ہیں۔ وُہ علی الصبح اُٹھیگا سستی اور غفلت میں وُہ ساری رات نہیں گذار سکتا۔ صبح اُٹھنے اور کپڑے دھونے کی وجہ سے اُنہیں محنت کی عادت پڑتی ہے۔ اُن کو صفائی سے محبت ہوجاتی ہے اُن کے ذہنوں میں ایک

روشنی اور تازگی

پیدا ہوتی ہے۔ اور وُہ دن بھر اپنے تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص چھ گھنٹے سوتا۔ اور ۱۸ گھنٹے کام کرتا ہے وُہ نمازوں میں بھی باقاعدہ ہوگا۔ اور اُس کے اور کاموں میں بھی ایک نفاست اور عمدگی پائی جائیگی۔ مگر جو شخص دس گھنٹے سوتا اور ۵ گھنٹے گپّوں میں ضائع کر دیتا ہے وُہ باقی ۹ گھنٹوں میں بھی کوئی مفید کام نہیں کر سکتا۔ وُہ نمازوں کو چٹّی سمجھے گا۔ وُہ کام کو ایک مصیبت اور بلا خیال کرے گا۔ اور یہی چاہے گا۔ کہ میں کسی طرح اس سے بچ جاؤں۔ مگر جو ۱۸ گھنٹے کام میں لگا رہتا ہے کیسے چونکہ کام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ اِسلئے وُہ نمازوں کے لئے بھی بڑی آسانی سے وقت نکال لیتا ہے۔ پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ جب تک تم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرو گے۔ مت سمجھو۔ کہ خدا تمہاری مدد کے لئے آسمان سے نازل ہوگا۔ یہ

خُدا کی سُنّت

کے قطعاً خلاف ہے۔ خدا تعالیٰ اُنہی لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ جو اُس کے بنائے ہوئے قانونوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے۔ اور ہر قسم کی سستی اور غفلت سے دُور رہتے ہیں

یورپ میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ بعض ایسے لوگ جو پہلے بالکل جاہل تھے۔ محنت اور کوشش سے کہیں سے کہیں نکل گئے۔ کیونکہ وُہ کام کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ وُہ ہل چلاتے چلے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کسی کتاب کا بھی مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ بیسیوں مثالیں ایسی ملتی ہیں۔ کہ ہل چلاتے چلاتے وُہ کتابیں پڑھتے چلے گئے۔ اور آخر ادھیڑ عمر یا بڑھاپے میں بہت بڑے عالم بن گئے۔ مگر ہمارا پڑھا ہوا آدمی بھی بھولتا چلا جاتا ہے۔ وُہ بجائے کچھ اور سیکھنے کے جاہل ہوتا چلا جاتا ہے۔ بجائے محنت کا عادی بننے کے سستی اور ضعف کا شکار ہوتا جاتا ہے۔ اور بجائے جوان ہونے کے بُڈھا ہوتا جاتا ہے۔ اِس کی وجہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہی ہے کہ اُسے کام میں نہیں۔ بلکہ سارا مزا سستی اور غفلت میں آتا ہے۔ جب بھی کسی سے پوچھا جائے۔ کہ مزا کیا ہوتا ہے تو ہمیشہ وُہ کوئی ایسی بات کہتا ہے۔ جو اُسکی سستی کو آشکار کرنیوالی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک بوڑھا تھا۔ اُس سے ہم پوچھا کرتے تھے۔ کہ بتاؤ

سب سے زیادہ مزا

تم کس بات میں محسوس کرتے ہوتے ہو۔ اور تمہاری بڑی سے بڑی خواہش کیا ہے۔ اس کا وُہ ہمیشہ یہ جواب دیا کرتا۔ کہ مجھے سب سے زیادہ خواہش اس امر کی ہے۔ کہ مجھے چھوٹا چھوٹا بخار ہو۔ چارپائی میں لیٹا ہوا ہوں۔ باہر آہستہ آہستہ بارش ہو رہی ہو۔ لحاف میں نے اوڑھا ہوا ہو۔ اور بھنے ہوئے چنے ایک ایک کرکے میں کھا رہا ہوں۔ آپ فرماتے تھے۔ ہم ہمیشہ اُس کی یہ بات سُن کر ہنسا کرتے تھے۔ مگر جب بھی ہم اُس سے پوچھتے وُہ یہی جواب دیا کرتا تھا۔ اب واقعہ میں اگر غور کرکے دیکھا جائے۔ تو اگر اس شکل میں نہیں تو ایک دوسری شکل میں ہر مسلمان کا یہی جواب ہوتا ہے جب بھی کسی سے پوچھو۔ کہ مزا کیا ہوتا ہے۔ تو وُہ یہی جواب دیتا ہے۔ کہ مزا بس یہی ہے۔ کہ ذرا لیٹ جائیں۔ اور کام چھوڑ دیں۔ حالانکہ

اصل مزا کام میں ہے

نکمّے پن میں نہیں۔ مگر مسلمان کو نکمّے پن میں اتنا مزا آیا۔ اتنا مزا آیا۔ کہ اُس نے ہماری جنت بھی خراب کر دی۔ جب بھی جنت کا نقشہ کھینچا جائے مسلمان اِس رنگ میں جنت کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ کہ وہاں بڑا مزا ہوگا۔ آرام سے بیٹھے رہینگے۔ اور پکی پکائی روٹی ملجائیگی نہ نماز ہوگی نہ روزہ اور نہ کوئی اور کام بس کھائینگے۔ اور عیش کرینگے۔ حالانکہ یہ جنت نہیں یہ تو بڑا

خطرناک دوزخ

ہے۔ کیا جیلخانہ کا قیدی اپنے آپ کو جنت میں سمجھتا ہے اسلئے کہ وُہ سارا دن کوٹھڑی میں بیٹھا رہتا ہے۔ اور اُسے کوئی کام نہیں ہوتا۔ وُہ اپنے آپ کو جنت میں نہیں بلکہ دوزخ میں سمجھتا ہے۔ حالانکہ وُہ ہر قسم کے کام سے فارغ ہوتا ہے جنت یہی ہے۔ کہ کام کیا جائے۔ اور یہی جو کچھ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ وُہ بھی یہی ہے۔ کہ مومن وہاں خوب کام کریگا اور یہی جنت ہوگی۔ پس اگر تم آنیوالی آفات اور بلاؤں سے بچنا چاہتے ہو تو اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنیکی کوشش کرو۔ اور اگر تم میں سے کوئی شخص ان بلاؤں سے بچنا نہیں چاہتا بلکہ مرنا چاہتا ہے۔ تو بیشک مرے مگر ایسے شخص کو چاہیئے۔ کہ وُہ احمدیت کو بدنام نہ کرے اب حالات اِس قسم کے ہیں۔ کہ جبتک ساری جماعت مرنے کیلئے تیار نہیں ہوگی۔ جب تک ساری جماعت دیوؤں کی طرح کام کرنے کیلئے تیار نہیں ہوگی۔ مجھے اُس کا کوئی مستقبل نظر نہیں آتا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس غرض کیلئے ہمیں جماعت کو چھانٹنا پڑے اور ایک ایسی جماعت تیار کرنی پڑے جو مرنے کیلئے تیار ہو مگر یاد رکھو جو لوگ مرنے کیلئے تیار ہوجائینگے۔ دُنیا کی کوئی طاقت اُن کو مار نہیں سکیگی۔ لوگ انہی کو مارتے ہیں۔ جو موت سے ڈرتے ہیں جو لوگ موت سے نہیں ڈرتے۔ وُہ

ہمیشہ زندہ

رکھے جاتے ہیں۔ کفر میں بھی اِس قسم کی مثالیں ملتی ہیں اور ایمان میں بھی اِس قسم کی مثالیں ملتی ہیں۔ کفر میں بھی وہی لوگ جیتے ہیں جو قربانی اور ایثار سے کام لیتے ہیں۔ اور ایمان میں بھی وہی لوگ جیتتے ہیں۔ جو محنت کرنے اور قربانی اور ایثار سے کام لیتے ہیں۔ جب یہ باتیں کسی قوم میں نہیں رہتیں۔ وُہ تباہ اور برباد ہوجاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھوڑے سے مسلمان تھے۔ مگر چونکہ انہوں نے قربانیاں کیں۔ وُہ دُنیا کے بادشاہ بن گئے۔ اِس کے بعد جب مسلمانوں میں عیاشیاں آگئیں۔ تو وُہ تباہ اور برباد ہوگئے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے قوموں کی ترقی کیلئے جو قانون بنائے ہیں۔ اُن کے خلاف چل کر کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔

روزنامہ الفضل لاہور — ۲۸ فروری ۱۹۴۸ء

161

رائی کا پہاڑ

لاہور کے اخباروں میں یہ جھگڑا بڑے زور شور سے چل رہا ہے۔ کہ ہندوؤں کا واپس آنا۔ ہمارے لئے اچھا ہے یا بُرا۔ راجہ غضنفر علی خاں صاحب تو شروع ہی سے اس بات کے حق میں ہیں۔ کہ غیر مسلموں کو یہاں آباد کیا جائے۔ پاکستان ٹائمز نے بھی اس کی حمایت کی ہے۔ بعض اخباروں نے مخالفت کی ہے۔ ہم بھی دل سے چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ پیچھے ہو چکا ہے۔ اس کو جلد از جلد دل سے محو کر دیا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہے۔ اِس مُلک میں ایسی خوشگوار فضا قائم کر دی جائے۔ کہ غیر مسلم تارکان وطن یہاں دوبارہ آباد ہونے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہ محسوس کریں۔ اور اپنے گھروں میں آجائیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے کچھ دن ہوئے ان کالموں میں کہا تھا۔ یہ دوبارہ آبادی کا سوال حکومتوں کو معاہدات کے ذریعہ طے کرنا چاہیئے۔ اور تبادلہ کسی اصول اور تنظیم کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ لیکن ہمیں خوف ہے۔ کہ اس طرف توجہ نہیں دی جائیگی۔ لاہور کے جو اخبارات دوبارہ آبادی کے خلاف ہیں۔ اُن کو تو جانے دیجئے۔ ان کی مخالفت اتنی خطرناک نہیں ہے۔ سرحد پار کے اخبارات تو کسی طرح چاہتے ہی معلوم نہیں ہوتے کہ پنجاب کی فضا صاف ہو جائے۔ جو کچھ کُشت وخون ہو چکا ہے اس وقت تک ان کا دل اس سے سیر نہیں ہُوا۔ جو اخبارات پنجاب میں جھوٹی افواہیں اڑا کر یہاں فسادات کو ہوا دیتے رہے ہیں۔ اور اب یہاں سے چلے گئے ہیں۔ ابھی تک اپنے کام میں مصروف ہیں۔ اُنہوں نے اپنے ہتھیار ابھی نہیں رکھے۔ وُہ اسی طرح غیر مسلموں میں بدظنیاں پیدا کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ایسے اخبار نویسوں کی موجودگی میں ممکن نہیں۔ کہ غیر مسلم جو خواہ کتنا بھی چاہتے ہوں۔ کہ واپس آئیں۔ ادھر منہ بھی کریں۔ ان اخبار نویسوں نے غلط خبریں اُڑا اُڑا کر پہلے ان کو یہاں سے نکالا تھا۔ اب وُہ کیوں انہیں واپس آنے دینگے چنانچہ ذیل میں ہم "ہند" ۲۵ فروری کا ایک اداریہ نقل کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ یہ نیک دِل مُلک کے خیرخواہ خراب فضا کو اور بھی خراب کرنیکی کتنی کوشش فرما رہے ہیں۔ اداریہ حسب ذیل ہے:۔

"لاہور کے اخبار "پاکستان ٹائمز" کی یہ خبر کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے بہت سے نوجوان مشرقی پنجاب میں گرفتاری سے بچنے کیلئے لاہور پہنچ گئے ہیں ہمیں ایک ایسی سازش کی پہلی کڑی نظر آتی ہے۔ جو لاہور میں تمام ہندوؤں کو ختم کرنے کیلئے تیار کی گئی ہو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغربی پنجاب گورنمنٹ پہلے راشٹریہ سنگھ کو خلاف قانون قرار دے گی اور اس کے بعد اُن ہندو نوجوانوں کو جو لاہور میں سوشل سروس کر رہے ہیں۔ اور اغوا شدہ عورتوں اور جبری مسلمان بنائے ہوئے ہندوؤں کو نکالنے میں قابلِ قدر کوششیں کر رہے ہیں۔ گرفتار کرنے گی۔ ہم یہ جاننے سے قاصر ہیں۔ کہ مغربی پنجاب گورنمنٹ یہ کس طرح سمجھتی ہے۔ کہ مغربی پنجاب میں ابھی تک راشٹریہ سویم سیوک سنگھ قائم ہے۔ مغربی پنجاب میں جس قدر ہندو موجود ہیں۔ اُنہیں اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ اور وُہ جلد از جلد ہندوستان آنیکے لئے بے تاب ہیں۔ اُنہیں اس وقت راشٹریہ سنگھ کی سرگرمیوں کی کس طرح سوجھ سکتی ہے۔ لاہور میں سنگھ کے ایک سو سے زیادہ ممبروں کی آمد کی جو خبر "پاکستان ٹائمز" میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے پس پردہ ہمیں خوفناک ہاتھ نظر آتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ خبر اعلیٰ حلقوں نے چھپوائی ہو تاکہ لاہور میں سوشل سروس کرنیوالے ہندو نوجوانوں پر ہاتھ ڈالا جا سکے۔ خبر میں یہ اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ راشٹریہ سنگھ کے نوجوان لاٹرن آفیسروں کے بنگلوں اور ریلیف کیمپوں کے ہیڈکوارٹروں میں آتے جاتے ہیں۔ ہم مشرقی پنجاب گورنمنٹ سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وُہ فوراً اس طرف توجہ دے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ مغربی پنجاب گورنمنٹ راشٹریہ سنگھ کی آڑ لے کر معصوم اور بے گناہ ہندو نوجوانوں کو اپنی گرفت میں لے لے۔ اِن نوجوانوں کی گرفتاری سے مغربی پنجاب میں ہمارا ریلیف کا سارا کام رُک جائے گا۔ اغوا شدہ عورتوں اور جبری مسلمان بنائے ہوئے ہندوؤں کو نکالنے کے کام کو بھی سخت دھکا لگے گا۔ ہمیں پوری امید ہے۔ کہ ہماری گورنمنٹ اس معاملہ کو تیز رفتاری سے اپنے ہاتھ میں لے گی۔ اور اس خرابی کو روکے گی۔ جس کی نیت مغربی پنجاب باندھ چکا ہے"

آپ نے یہ نوٹ غور سے مطالعہ فرما لیا؟ فرمائیے بات کیا تھی اور ہمارے مصلحت اندیش معاصر نے اس رائی کا کیسا پہاڑ بنایا۔ پاکستان ٹائمز نے تو صرف یہ کہا تھا۔ کہ بعض راشٹریہ سیوک سنگھ کے ممبر ہندوستان سے اس لئے بھاگ آئے ہیں۔ کہ اُن کا وہاں گاندھی جی کے قتل کے سلسلہ میں مواخذہ نہ ہو۔ بات کتنی سیدھی تھی۔ لیکن "جے ہند" کے ایڈیٹر نے اس خبر پر یہ حاشیہ چڑھایا ہے کہ اس بہانہ سے مغربی پنجاب میں غیر مسلموں کا قلع قمع کیا جائیگا ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ اسی کو کہتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان اخبار نویسوں کی ذہنیت کتنی مسخ ہو چکی ہے۔ معصوم اور سیدھی سادھی بات کو اُٹھا کر خطرناک بنا بنا کر پیش کرنا کیسے یا ئیں ہاتھ کا کرتب ہے۔

ہمیں حیرت ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت ایسے خطرناک اداریہ کیوں شائع ہونے دیتی ہے۔ اور کیوں

ایسے مفسد اخبارات کا بند و بست نہیں کرتی۔ ایک گاندھی جی کے قتل کا واقعہ ہی ایسا تھا۔ کہ ان مفسد لوگوں کو اپنی پرانی روش چھوڑ دینی چاہیئے تھی اور ملک میں امن و امان کی فضا پیدا کرنے کی طرف راغب ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ وہ ابھی تک غلط فہمیاں پھیلانے میں مصروف ہیں پنجاب کے جو اخبارات غیر مسلموں کے یہاں دوبارہ آنے پر معترض ہیں۔ انہیں اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک ہندوستان میں ایسے اخبار نویس موجود ہیں۔ غیر مسلموں کا سر نہیں پھیرا۔ کہ وہ اس طرف منہ بھی کریں۔ یہ اخبارات مشرقی پنجاب میں بیٹھے ان کا کام خود سبخود کر رہے ہیں۔

اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تین ۳ مجاہدین کی مغربی افریقہ کو روانگی

مولوی صالح محمد صاحب مجاہد مغربی افریقہ نے بمبئی سے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اور اُن کے دو مہر دو ساتھی مولوی محمد صادق صاحب۔ اور سید احمد شاہ صاحب بذریعہ جہاز جہانگیر مورخہ ۲۵۔ فروری کو مغربی افریقہ روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت سے منزلِ مقصود پر پہنچائے۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے نیز جس مقصد کے لئے وہ یہاں سے روانہ ہوئے ہیں۔ اُسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔ (وکیل التجارت)

یقین کامل ـــــ اُس کے لوازم

"اے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی۔ اور اس وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکہ لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں۔ کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں ......"

"لوازم یقین کے تعلق میں حضور فرماتے ہیں .... خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے۔ کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے۔ وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے۔ کہ اس کے کھانے میں زہر ہے۔ وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے۔ کہ فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے۔ اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے ......"

یعنی جس شخص کو یقین ہے۔ کہ فلاں کام میں اس کو سراسر نقصان ہے۔ وہ اس کو کرنے کی کبھی بھی جرأت نہیں کرے گا۔ اسی طرح جس شخص کو یہ یقین ہو۔ کہ فلاں کام میں اس کو نفع ہی نفع ہے۔ تو خواہ اس کو کتنی ہی جد و جہد کرنی پڑے۔ وہ اسے ضرور کرے گا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی اور ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔"

جس کو یقین ہے۔ کہ خلفاء کے ارشادات کی تعمیل کرنے سے الٰہی رضا ضرور حاصل ہوتی ہے۔ اور رضا الٰہی میں اصل جنت ہے۔ اور اس دنیا اور آخرت میں اس سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں تو کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل سے پہلو تہی کرے۔ جب کہ حضور ایک موعود خلیفہ ہیں:۔

حضور ایدہ اللہ نے اس امر کی اجازت مرحمت فرمادی ہوئی ہے۔ کہ اگر کوئی آمد کا پچاس فی صدی چندہ نہیں دے سکتا۔ تو چالیس فی صدی ہی دے اور اگر کوئی چالیس فی صدی نہیں دے سکتا۔ تو تیس فیصدی ہی دے۔ اگر تیس فی صدی بھی نہیں دے سکتا۔ تو پچیس فی صدی ہی دے۔ اور جو ان میں سے کسی ایک شرح کے مطابق چندہ دیگا۔ اس کے باقی چندے بھی اسی میں شمار کئے جائیں گے۔ یعنی چندہ تحریک جدید۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ کالج۔ چندہ حفاظت مرکز۔ چندہ مرکز پاکستان وغیرہ سب اسی چندہ میں شامل ہونگے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ جس مالی قربانی کا ان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تا اُنکے عمل سے ثابت ہو کہ اُن کو یقین کامل حاصل ہے (نائب ناظر بیت المال)

جو تلاش کرنے پر اُسے گھر میں کچھ نہ ملا۔ اس پر آنحضرت نے چند سورتیں قرآن کریم کی جو اُسے یاد تھیں مہر مقرر کر کے نکاح پڑھا دیا۔ اور اُسے ہدایت کی۔ کہ عورت کو وہ سورتیں یاد کرا دے۔ پس یہ فتوے ابھی ننگے سر نماز پڑھنے والوں کیلئے مفید نہیں ہو سکتے۔ البتہ جو مفلوک الحال ہیں۔ تو اُن کے لئے ننگے سر کی ہی قید نہیں۔ بلکہ اگر کوئی قمیص اور کپڑا بھی نہ ہو۔ تو بھی آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کے ماتحت اُن کی ہر طرح نماز جائز ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں:۔

آداب مساجد اور ننگے سر نماز کے جواز کی حقیقت

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں ہے۔ کہ نماز کے وقت یا مسجد میں خدا کے حضور جاتے وقت انسان کو چاہیئے۔ کہ کپڑے اوڑھ کر اور زینت کے سامان کے ساتھ جائے۔ چنانچہ سورہ اعراف میں ہے۔ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ۔ کہ اے بنی آدم ہر مسجد یا نماز کے وقت اپنی زینت قائم رکھو۔

اس آیت کے شان نزول میں لکھا ہے۔ کہ بنو عامر کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے۔ اس لئے یہ حکم نازل ہوا۔ حدیث مسلم میں ہے۔ کَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانَۃً کہ عورتیں خانہ کعبہ کا طواف ننگے ہونے کی حالت میں کرتی تھیں اس پر آیت خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ نازل ہوئی۔ بہرحال اس آیت سے ثابت ہے۔ کہ خدا کے گھر میں ننگے آنا غلطی ہے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ ہر ایک شخص عبادت کے لئے آئے۔ تو صاف ستھرا لباس پہن کر آئے ظاہر ہے۔ کہ جب انسان کسی معمولی حاکم سے ملنے جائے۔ تو اس کے آداب کا خیال رکھتا ہے۔ پھر کیا یہ عجیب بات نہ ہو گی۔ کہ خدائے احکم الحاکمین کے پاس مناجات کیلئے جائے تو اُس کے آداب کا خیال نہ رکھے جو سچا مومن ہے۔ وہ یقیناً اس کا خیال رکھے گا۔

باوجودیکہ قرآن کریم میں یہ ہدایت موجود ہے۔ مگر زمانہ کے انقلاب کو دیکھئے۔ کہ کیا کیا رنگ دکھاتا ہے۔ بعض لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں۔ تو ننگے سر آتے ہیں۔ بعض جن کو سر ننگے آنے میں حجاب معلوم ہوتا ہے۔ وہ سر پر رومال باندھ کر آتے ہیں۔ بعض رومال کی جگہ مفلر استعمال کرتے ہیں۔ اور سر پر لپیٹ لیتے ہیں۔ بعض تو لیہ اٹھا کر

آتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب انسان چھوٹی باتوں کی اہمیت دل سے نکال لیتا ہے۔ تو کوئی وقت ایسا بھی آجاتا ہے۔ کہ بڑی باتوں کو بھی چھوڑ بیٹھتا ہے۔ فرماتے تھے کہ ایک شخص نے خیال ظاہر کیا۔ کہ فرض اور سنتیں تو اللہ۔ رسول کی ہوئیں۔ یہ نوافل کیا ہیں۔ یہ کہکر نوافل چھوڑ دیئے پھر کچھ عرصہ کے بعد کہا۔ کہ رسول بھی تو خدا ہی منوانے آتے ہیں۔ اس لئے اصل تو فرض ہوئے۔ اور سنتیں چھوڑ دیں پھر کوئی دن وہ بھی آیا۔ کہ فرض بھی چھوڑ بیٹھا۔ پس مومن کو خدا کی سب چھوٹی۔ بڑی ہدایتوں کی پابندی کرنی چاہیئے اس جگہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ایک فتویٰ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جو ننگے سر نماز پڑھنے والے اپنی تائید میں پیش کر سکتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"فرمایا۔ سر پر ٹوپی یا پگڑی نہ ہو۔ تب بھی نماز جائز ہے۔ یہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ جس میں آنحضرت صلعم نے ایک صحابی کے نکاح کے وقت اس سے پوچھا۔ کہ تیرے پاس کچھ ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اُس کے پاس ٹوپی بھی نہ تھی۔ اور وہ ننگے سر نماز پڑھتا تھا"۔ (اخبار بدر ۱۸ مئی ۱۹۱۲ء)

حالانکہ اس فتوے میں جس شخص کا ذکر ہے وہ مفلوک الحال تھا۔ اور اس کے پاس سوائے تہبند کے اور کوئی کپڑا نہ تھا۔ چنانچہ حدیث میں لکھا ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلعم نے اس وقت دریافت کیا۔ کہ کیا مہر دینے کے لئے تیرے پاس کوئی چیز ہے قال ما عندی الا ازاری ہذا۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میرے پاس سوائے میرے اس تہبند کے اور کچھ نہیں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ جاؤ لوہے کی انگوٹھی ہی تلاش کرو۔ وہ گیا۔ مگر

ٹیکسٹائل کی صنعت کو فروغ دینے کی کوشش

ٹوکیو ۲۷ فروری۔ حکومت جاپان نے اشیاء ٹیکسٹائل کی صنعت میں ۳۷ فی صدی اضافہ کرنے کی ایک تجویز مرتب کی ہے۔ جس کے لئے روئی کی قریباً مزید دس لاکھ گانٹھیں اور اون کی ۱½ لاکھ گانٹھیں درکار ہوں گی۔ جو غیر ممالک سے حاصل کرنا پڑیں گی۔ (رائٹر)

عنقریب مہاراجہ کشمیر کو لاکھوں مسلمانوں کے قتلِ عام کا جواب دینا ہوگا

انڈین فوجوں کے مقبوضہ علاقے میں عام بغاوت کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں

پشاور ۲۷ فروری۔ میر واعظ محمد یوسف جو کشمیر مسلم لیگ کانفرنس کے ایک معروف لیڈر ہیں۔ آجکل سرحدی علاقے کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ کے اس سفر کا مقصد اپنے پٹھان بھائیوں کے ذہن نشین کرانا ہے جموں اور کشمیر کو کامل طور پر ڈوگرہ راج کے چنگل سے چھڑانے کے لئے اگلے دو یا تین مہینے نہایت ہی اہم ہیں چنانچہ انہوں نے کل پشاور میں ایک پریس کانفرنس میں کشمیری باشندوں کی طرف سے پٹھانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ ہم اپنے پٹھان بھائیوں کی ان عظیم الشان قربانیوں کو جو انہوں نے ہماری خاطر کی ہیں۔ کبھی نہیں بھلا سکتے۔ جب آپ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ کیا آپ قبائلی علاقے کا بھی دورہ کریں گے۔ تو میر واعظ نے کہا۔ جب سے پاکستان عالم وجود میں آیا ہے۔ قبائلی اور غیر قبائلی علاقوں کی تخصیص ختم ہو گئی ہے۔ انگریزوں کے جانے کے بعد یہ مصنوعی حدیں اور رکاوٹیں دور ہو چکی ہیں اور اب قبائلی بھی ہماری قوم کا ایک حصہ ہیں۔ پس ان کو قبائلی کے نام سے یاد کرنا یقیناً ناپسندیدہ ہے آپ نے اس امر پر بھی خوشی کا اظہار کیا کہ حکومت پاکستان نے ان کو پورے پورے شہری حقوق دے دئے ہیں۔

اگرچہ میر واعظ نے فوجی اقدامات کی تفصیلات بتلانے سے احتراز کیا۔ لیکن اتنا ضرور کہا کہ انڈین فوجوں کے مقبوضہ علاقے میں مقررہ وقت پر عام بغاوت کے انتظامات پورے ہو چکے ہیں۔ اور اپنے وقت پر بغاوت کی یہ دبی ہوئی آگ پھوٹ نکلے گی

کشمیری استصواب رائے کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے کہا اگرچہ باشندگان کشمیر کی بھاری اکثریت پاکستان کے ساتھ الحاق چاہتی ہے۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طرف سے پراپیگنڈہ کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دیں آپ نے خاص طور پر پاکستان کے پریس سے اپیل کی کہ وہ اس کام میں باشندگانِ کشمیر کی ہر ممکن امداد کرے۔ آزاد شدہ علاقے کی حالت پر آپ نے اطمینان کا اظہار کیا۔ اور بتایا۔ اگرچہ انتظام حکومت میں مزید اصلاح کی گنجائش ہے۔ لیکن عام نظم ونسق تسلی بخش طریق پر چل رہا ہے۔ اور عوام برضا و رغبت مالیہ اور دیگر ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا مہاراجہ کو ریاست کا آئینی ہیڈ بنے رہنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ آپ نے کہا۔ اس کا فیصلہ حصول آزادی کے بعد عوام کریں گے۔ اس وقت ہمارا مقصد ملک کو ڈوگرہ راج کے مظالم سے نجات دلانا ہے۔ لیکن جلد یا بدیر مہاراجہ کو ریاست کے لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام کا جواب دینا پڑے گا۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ ہم ریاست کو اب ہرگز تقسیم نہ ہونے دیں گے۔ اور آخر دم تک مقابلہ کریں گے۔

(ا۔پ)

قصور کے سرحدی دیہات پر مسلح سکھوں کا حملہ

لاہور ۲۷ فروری قصور سب ڈویژن سے ۲۷ فروری ۱۹۴۸ء کو موصول ہونے والی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسلح سکھوں کا ایک جتھا موضع بھکھی ونڈ ہاٹر میں داخل ہو گیا۔ گاؤں والوں نے حملہ آوروں کی گولیوں کا جواب گولیوں سے دیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک حملہ آور ہلاک ہو گیا۔ اور غالباً دو شدید طور پر مجروح ہوئے۔ جتھا مویشی، زیورات اور نقدی لے جانے کی کوشش میں تھا۔

لاہور کو آنے والی ایک مال گاڑی کے بریک کے ڈبے پر اٹاری اور جلّو کے درمیان جبکہ وہ پاکستان کی حدود میں داخل ہونیوالی تھی گولی چلائی گئی۔ ڈبے کو تین گولیاں لگیں۔ مگر کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ صوبے کے کسی اور حصے سے کسی اور اہم واقعے کی اطلاع نہیں آئی۔ (ا۔پ)

عورتوں کیلئے صنعتی ادارے کا قیام

لاہور ۲۷ فروری مشرقی پنجاب سے آنیوالی مغویہ عورتوں کے لئے ایک صنعتی ادارہ قائم کیا گیا ہے اس ادارے میں ان عورتوں کو گھریلو صنعتیں سکھائی جارہی ہیں زنانہ جیل کے تمام عملے کی خدمات اس ادارے کے لئے وقف کر دی گئی ہیں۔ اس قیام گاہ کی طبی دیکھ بھال کے لئے ایک لیڈی سب اسسٹنٹ سرجن کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ (ا۔پ)

بار ایسوسی ایشن کے عہدیداران

لاہور ۲۷ فروری لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ میں خلیفہ شجاع الدین صاحب کو بار ایسوسی ایشن لاہور کا صدر منتخب کیا گیا ہے نیز مسٹر خورشید زمان نائب صدر محمد شوکت علی سکرٹری منتخب ہوئے۔ (ا۔پ۔آئی)

مشرقی پنجاب کی مسلم نشستیں

امرتسر ۲۶ فروری سیکرٹری لوکل گورنمنٹ مشرقی پنجاب نے صوبہ کی میونسپلٹیوں اور مقامی اداروں کو ایک حکم کے ذریعہ منع کر دیا ہے کہ مسلمانوں کے چلے جانے کے بعد خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے کسی کا انتخاب نہ کریں۔ ان اسامیوں کو حکومت خود نامزدگی کے ذریعہ پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے معلوم ہوا ہے کہ ان اسامیوں کے لئے صرف ان لوگوں کو نامزد کیا جائے گا۔ جو مغربی پنجاب میں مقامی اداروں کے رکن رہ چکے ہیں۔

مال واسباب کی آمد ۵۰ فی صدی جاری ہو گئی ہے

لاہور ۲۷ فروری۔ این ڈبلیو۔ آر کے ذریعہ مال واسباب کی آمد ورفت جس میں تقسیم ملک کے بعد کوئلہ کی قلت کی وجہ سے کمی آگئی تھی۔ اب ۵۰ فی صدی جاری ہو گئی ہے۔ افسران محکمہ ریلوے کا خیال ہے کہ ملک میں تجارت وصنعت کی تدریجی ترقی اور کوئلہ کے آنے سے حالات بدستور سابق ہو جائیں گے۔ تقسیم ملک کے بعد سے اس وقت زیادہ سے زیادہ تعداد مال گاڑیوں کی جو اسباب سے بھری گئیں ۲۵ فروری کو ۱۵۰۰ چھکڑے تھی یاد رہے کہ تقسیم سے پہلے ۲۵۰۰ چھکڑے روزانہ اوسط تھی۔ (ا۔پ)

عورتوں کی بازیابی کے لئے مولانا اخگر کی مساعی

لاہور ۲۷ فروری مولانا بشیر احمد اخگر اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلقات عامہ (فیلڈ پبلسٹی) گجرات اور گوجرانوالہ کے اضلاع کا بارہ دن تک دورہ کر کے واپس لاہور پہنچ گئے ہیں۔ اس دوران میں آپ نے گیارہ سرکاری اور غیر سرکاری اجتماعات پر تقریریں کر کے بچھڑی ہوئی غیر مسلم عورتوں کو واپس کرنے پر زور دیا۔ اور بتایا کہ ان عورتوں کی حوالگی کا مطلب مشرقی پنجاب سے مسلمان عورتوں کی بازیابی ہے۔ مولانا اخگر نے دور افتادہ دیہات میں پہنچ کر "اپنا فرض ادا کرو۔ اور ذخیرہ نہ کرو" کی مہموں کے سلسلے میں تقریریں کیں۔ (ا۔پ)

لنڈن ۲۷ فروری مسٹر نوئل بیکر نے دارالعوام میں انکشاف کیا کہ پاکستان نے دو ڈسٹرائر طلب کئے ہیں۔ ان کے بھیجنے کا بہت جلد فیصلہ ہو جائے گا۔ (ا۔پ)

لاہور میں یوم اطفال

لاہور ۲۷ فروری۔ اتحادی اقوام کی انجمن نے اطفال کی اعانت کے لئے چندہ کی جو اپیل کی ہے اس سلسلہ میں لاہور میں بھی ۲۹ فروری کو "یوم اطفال" منایا جائے گا۔ جس میں عوام سے چندہ اکٹھا کیا جائے گا۔ نیز اس روز اطفال کو حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے کھانا کھلانے کا انتظام بھی کیا جائیگا

(ا۔پ)

آل انڈیا یونین کا دعوت نامہ

کلکتہ ۲۷ فروری۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کی سنٹرل کونسل نے روس کی تمام ٹریڈ یونینوں کو ہندوستان آنے کی دعوت دی ہے۔ تاکہ ان سے تجارتی تعلقات بڑھائے جاسکیں۔ اور کارکنوں کے درمیان رشتہ اتحاد زیادہ مضبوط کیا جائے۔

(ا۔پ)

سرکاری ملازمین کیخلاف شکایت میں آسانی

لاہور ۲۷ فروری۔ حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ محکمہ سول سپلائیز کے کسی سرکاری ملازم کے خلاف رشوت ستانی یا دیگر بد عنوانی کی تحریری شکایت پر پانچ اشخاص کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔ اب ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پانچ آدمیوں کے دستخط حاصل کرنا قدرے مشکل ہے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ تمام شکائتیں بھی وصول کی جائیں گی۔ جن پر صرف دو آدمیوں کے دستخط موجود ہوں گے۔ (ا۔پ)

عورتوں کے انٹرنیشنل ڈیموکریٹک فیڈریشن کے وفد کی ہندوستان میں آمد

کلکتہ ۲۷ فروری۔ جنوب مشرقی ایشیا میں عورتوں اور بچوں کے حالات کا مطالعہ کرنے اور عورتوں کے مختلف اداروں کے ساتھ رابطہ اتحاد قائم کرنے کی غرض سے عورتوں کے انٹرنیشنل ڈیموکریٹک فیڈریشن کا ایک وفد کلکتہ میں آیا ہے۔ وفد کی لیڈر میڈم برٹ رانڈ نے پریس نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ فیڈریشن دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ کے فوراً ہی بعد قائم ہوا تھا۔ مگر اس نے اتنی سرعت کے ساتھ ترقی کی ہے کہ اس وقت ۸ کروڑ سے زیادہ اس کے ممبر ہیں۔ آپ نے ہندوستان آنے کی غرض بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہندوستان اور پاکستان کے لیڈروں سے عورتوں اور بچوں کے بارہ میں بحث وتمحیص کریں گے۔ (ا۔پ)

راولپنڈی میں اغواء شدہ عورتوں کی بازیابی

لاہور ۲۷ فروری "عورت کی کسی طرح بے حرمتی کرنا ہمیشہ اسلام میں سخت غیر پسندیدہ فعل سمجھا گیا ہے۔ ہمارے رسول اکرمؐ نے ہر قوم اور مذہب کی عورتوں اور بچوں اور ناتوانوں کی حفاظت کی تلقین فرمائی۔ اس روایت کا احترام کرنا ہر پاکستانی کا فرض ہے" ان الفاظ میں راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ پبلسٹی افسر نے گوجرخان کے ایک جلسہ میں عوام کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا۔ آپ نے اپیل کی کہ بچھڑی ہوئی عورتوں اور بچوں کو تلاش کر کے حکام کے حوالے کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کی واپسی سے ہی ہماری بہنیں اور بیٹیاں مشرقی پنجاب سے پاکستان میں پہنچ سکتی ہیں۔ (ا۔سٹاف)

ہندوستانی سفیر کی وزیر اعظم مصر سے ملاقات

قاہرہ ۲۷ فروری - ڈاکٹر سید حسین نے مصر میں ہندوستان کے پہلے سفیر ہیں - کل مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا سے ڈیڑھ گھنٹے تک ملاقات کی - ملاقات کے بعد انہوں نے رائیٹر کے نامہ نگار کو بتایا کہ ملاقات خالص دوستانہ نوعیت کی تھی - عنقریب ڈاکٹر سید حسین شاہ فاروق کی خدمت میں اپنا سفارت نامہ پیش کریں گے - آپ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں قاہرہ پہنچے تھے - آپ نے مصر کے وزیر خارجہ سے بھی ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ وہ قاہرہ میں رہ کر ڈپلومیٹک تعلقات ہی استوار نہیں کریں گے بلکہ ہندوستان اور مصر کے درمیان دوستانہ تعلقات کو مضبوط بنانا بھی ان کے مدنظر ہوگا - نیز امید ظاہر کی کہ تمدنی اور اقتصادی تعلقات کی استواری دونوں ملکوں کے لئے از حد فائدے کا موجب ہوگی (اے پ)

بلغاریہ میں تمام املاک کو سرکاری ملکیت قرار دے دیا گیا!

صوفیہ ۲۷ فروری - بلغاریہ کی نیشنل اسمبلی نے تمام اراضیات اور مکانوں وغیرہ کو سرکاری ملکیت قرار دیدیا ہے - صرف مزدوروں کی زمینیں اور مکانات اس عام حکم سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے ہیں - بجز فاسسٹ پولیس اور جرمنی سے ساز باز کرنیوالوں کے باقی تمام مالکان کو معاوضہ دیا جائے گا - (رائیٹر)

کوریا کے انتخاب کی قرارداد اقوام نے منظور کر لی

لیک سکسیس ۲۶ فروری - اقوام متحدہ کی مجلس کوچک نے آج امریکی قرارداد کہ جنوبی کوریا میں انتخاب عمل میں لایا جائے ۴۱ ووٹوں میں منظور کر لیا گیا - ان قوموں نے ووٹ نہ دینے سے گریز کیا - مخالف ووٹ آسٹریلیا اور کینیڈا کے تھے - وینزویلا، سویڈن، ناروے اور مصر ان ممالک میں سے ہیں جنہوں نے ووٹ دینے سے گریز کیا (رائیٹر)

پاکستان نیشنل گارڈز کا معائنہ

جہلم ۲۷ فروری - پاکستان نیشنل گارڈز ڈائرکٹر بریگیڈیر شاہد حمید نے کل جہلم میں نیشنل گارڈز کی پریڈ کا معائنہ کیا - اس کے بعد عوام کے ایک اجتماع کو خطاب کیا جس میں قومی سپاہ کی ضرورت کا ذکر کیا - (اے - پی - آئی)

جنرل منیجر این - ڈبلیو آر کی تصریحات

لاہور ۲۷ فروری - این - ڈبلیو - آر کے محکمہ میں تخفیف کے تعلق میں اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لئے جنرل منیجر نے ایک پریس بیان میں کہا کہ تمام ان لوگوں کی جو تبادلہ میں انڈین سٹیٹ ریلوے اور این - ڈبلیو - ریلوے سے پاکستان میں آئے جونیر اور سینیر ہونیکے لحاظ سے مشترکہ لسٹ بنائی گئی ہے - ایسے ملازمین جو سب سے جونیر ہونگے خواہ وہ انڈین سٹیٹ ریلوے سے آئے ہوں یا این - ڈبلیو - ریلوے کے ہوں ضرورت کے وقت انکو تخفیف میں لایا جائیگا (اے پ)

فرنٹیئر میل ٹرین دہلی سے سیدھی پشاور جایا کریگی!

لاہور ۲۷ فروری - کرنل میک ملان چیف آف آپریٹنگ این - ڈبلیو - آر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا ہے کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے ریلوے حکام آجکل حسب سابق ایک ڈومینین سے دوسرے ڈومینین میں لمبا سفر کرنیوالی گاڑیاں چلانے کے سوال پر غور کر رہے ہیں - یہ تحریک این - ڈبلیو - آر کے حکام کی طرف سے کی گئی تھی - لیکن مشرقی پنجاب کے ریلوے افسران کی طرف سے اس بارے میں کوئی امید افزا جواب نہیں ملا ہے - ان کا کہنا ہے کہ یہ طریق مالی اعتبار سے چنداں مفید ثابت نہیں ہوگا - این - ڈبلیو - آر کا مشورہ یہ ہے کہ فرنٹیر میل دہلی سے سیدھی پشاور تک چلا کرے - اگرچہ بعض مالی پیچیدگیاں اس میں پیدا ہوں گی لیکن دونوں ڈومینینوں کے باشندوں کے درمیان باہمی اعتماد پیدا کرنے میں ان ٹرینوں کا اجرا بہت ممد ثابت ہوگا (ا - پ)

پاکستان کشمیر کے غیر مسلم پناہ گزینوں کیلئے خوراک مہیا کریگا

حکومت پاکستان کا فیاضانہ اقدام

لاہور ۲۷ فروری - پاکستان کی وزارت مہاجرین نے جموں اور کشمیر کی ہنگامی حکومت اور حکومت آزاد کشمیر کی طرف سے مشترکہ درخواست موصول ہونے پر آزاد کشمیر کے علاقہ علی بیگ میں مقیم غیر مسلم پناہ گزینوں کے واسطے کافی مقدار میں خوراک بھیجنے کا انتظام کیا ہے - امید ہے یہ خوراک اُن کے لئے دس یوم تک کفایت کر سکیگی - علی بیگ کیمپ میں اس وقت تک ڈیڑھ ہزار سے زائد غیر مسلم پناہ گزین مقیم ہیں - سامان خوراک مہیا کرنے کا فیصلہ حال ہی میں ایک کانفرنس میں کیا گیا تھا جو لاہور میں منعقد ہوئی تھی - اس کانفرنس میں کشمیر کی ہنگامی حکومت کی طرف سے مسٹر ماشر یک ہوئے تھے اور آزاد کشمیر کی نمائندگی مسٹر ظہیر الدین نے کی تھی جو حکومت آزاد کشمیر کے جنرل سیکرٹری ہیں (اے پ)

بیگم تصدق حسین دہلی روانہ ہو گئیں

اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے سلسلے میں آپ ریاستوں کا دورہ کرینگی

لاہور ۲۷ فروری - حکومت پاکستان کی وزارت مہاجرین نے بیگم تصدق حسین کو مشرقی پنجاب کی مسلمان اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے سلسلے میں ایک خاص مہم پر متعین کیا ہے - آپ آج نئی دہلی روانہ ہو گئی ہیں - جہاں آپ اغوا شدہ مسلم عورتوں کی بازیابی کے لئے انڈین یونین کے ذمے وار حکام کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں گی - آپ الور، بھرت پور اور مشرقی پنجاب کی ریاستوں کا دورہ بھی کریں گی اور قریباً ایک ماہ کے بعد لاہور واپس آئیں گی - روانہ ہونے سے قبل آپ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ ان ریاستوں میں بے شمار اغوا شدہ عورتیں ہیں اور ان کی بازیابی کوئی آسان کام نہیں ہے - (ا - پ)

اگر امریکہ نے تقسیم فلسطین پر زور دیا تو مشرق وسطی کا تیل نہیں ملیگا

واشنگٹن ۲۶ فروری - ایک عرب بیان کنندہ نے عرب لیگ ممالک کے امریکہ کو اس انتباہ کی کہ اگر اس نے تقسیم فلسطین پر زور دیا تو مشرق وسطیٰ میں تیل کی مراعات منسوخ کر دی جائیں گی تائید کی ہے علاوہ ازیں مسٹر مارشل امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے فلسطین کے معاملہ اور اس کے متعلق حفاظتی کونسل میں امریکی پالیسی کے متعلق خفیہ رپورٹ دی ہے - سینٹ کے ممبر کو اخفا کی قسم دی گئی ہے - سمجھا جاتا ہے کہ مسٹر مارشل نے اس بیان کی تائید کی ہے جو مسٹر آسٹن نے اس ہفتہ فلسطینی پالیسی کے متعلق دیا تھا - اور قانونی اور اخلاقی بنا پر اسے حق بجانب ثابت کیا ہے - سمجھا جاتا ہے اس نے کہا ہے کہ امریکہ کے پاس اس وقت صرف تیس ہزار فوج ہے جو کسی فوری کارروائی کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے - حکومت اور فوجی محکموں میں فوج بھیجنے کے امکان پر جھگڑے کی افواہیں آج یہاں پھیل رہی تھیں (رائیٹر)

مسلم خواتین کے حصول کے لئے تگ و دو

لاہور ۲۷ فروری - ریاستہائے الور، بھرت پور اور مشرقی پنجاب کی دوسری ریاستوں سے مسلم خواتین کو نکالنے کے کام کو پاکستان کی وزارت مہاجرین نہایت مقدم سمجھتی ہے چنانچہ راجہ غضنفر علی خاں نے نئی دہلی کی ایک کانفرنس میں شرکت کی اور اہم تجاویز پر غور و خوض کیا - اس کانفرنس میں ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر زاہد حسین - لیڈی مونٹ بیٹن نے بھی شرکت کی -

—— نئی دہلی ۲۶ فروری - کانگریس کی دستور ساز کمیٹی کا اجلاس مارچ کے دوسرے ہفتہ میں منعقد ہوگا - اس اجلاس میں یہ کمیٹی دستور کو آخری شکل دیگی - امید ہے کہ ہند کا دستور کا مسودہ ۲۱ مارچ تک طیار ہو جائیگا - (اسٹار)

کلکتہ میں دن دہاڑے ڈاکہ

ڈاکو موٹر سائیکلوں پر سوار تھے

کلکتہ ۲۰ فروری - کل پولک سٹریٹ کے شہر کے گنجان ترین علاقہ میں دن دہاڑے ڈاکہ کی واردات ہو گئی - ڈاکو موٹر سائیکلوں پر سوار تھے - چھبیس ہزار روپیہ نقد اور چیکوں کی صورت میں لے کر بھاگ گئے - ان کا تعاقب کیا گیا - مگر تعاقب کرنے والوں پر بم پھینک کر غائب ہو گئے - چار اشخاص زخمی ہوئے جن میں سے ایک شخص ہسپتال میں جا کر مر گیا - (ا - پ)

پاکستان اور افغانستان میں سفرا کا تبادلہ

کراچی ۲۷ فروری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان اور حکومت افغانستان کے درمیان سفرا کے تبادلہ کا فیصلہ ہو گیا ہے - چنانچہ جلد ہی افغانستان کے سفیر کے نام کا اعلان کر دیا جائے گا۔

انڈین یونین اور حیدرآباد کے درمیان مستقل صلح کے مذاکرات

حیدرآباد ۲۷ فروری - خیال کیا جاتا ہے کہ اگلے ہفتہ حیدرآباد اور ہندوستان کے درمیان آئندہ مستقل تعلقات قائم رکھنے کے موضوع پر دہلی میں بحث شروع ہو جائیگی - نظام گورنمنٹ کی طرف سے وزیر اعظم لائق علی وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ بہادر اور نظام کے مشیر قانونی سر والٹر مانکٹن ہوں گے - ایک سرکاری نمائندہ نے بیان کیا کہ نظام گورنمنٹ انڈین یونین کے ساتھ ہر معاملہ میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہے - نظام گورنمنٹ کا خیال ہے کہ اُس کی فوجیں ہر لحاظ سے بہتر ہوں - نمائندہ نے بیان کیا کہ عہد نامہ سکوت کی خلاف ورزی کرنے کے بارہ اور خاص کر سرحدی حملوں کے خلاف انڈین یونین کے پاس سخت احتجاج کیا گیا ہے - نظام گورنمنٹ کے پاس ثبوت موجود ہیں کہ حیدرآباد کے ارد گرد کی ریاستوں کو حیدرآباد پر حملہ کرنے اور ریاست کے خلاف تخریبی کارروائیاں کرنے کا مرکز بنایا ہوا ہے - جن کی اگر روک تھام نہ کی گئی تو خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا -

سوویٹ یونین کا فن لینڈ سے فوجی معاہدہ

ہلسنکی ۲۷ فروری - سوویٹ یونین نے فن لینڈ کو باہمی فوجی امداد کا معاہدہ کرنے کے لئے کہا ہے جو تحریری نوٹ فنش گورنمنٹ کو بھیجا گیا ہے - اس میں لکھا ہے کہ یہ معاہدہ جتنی جلدی ہو سکے کر لینا ضروری ہے - (رائیٹر)

—— لنڈن ۲۶ فروری - اطلاع منظر ہے کہ صدر بلنس کے دوستوں نے اسکو زیکوسلواکیہ چھوڑ دینے کا مشورہ دیا تھا لیکن اُس نے انکار کر دیا - زیکوسلواکیہ کی حالت خراب تر ہو جانے کے پیش نظر اس کے اس انکار کو کافی اہمیت دی جا رہی ہے - (اسٹار)